روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.48

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 31 جولائی 2003ء 1424 ہجری - 31 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 171

پاکیزہ صفت

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا:

اے علی! اللہ تعالیٰ نے تجھے ایسی زینت سے مزین کیا ہے جس سے زیادہ اسے کوئی اور زینت محبوب نہیں اور وہ ہے دنیا سے بے رغبتی اور زھد۔

(اسد الغابہ جلد4 ص33 زیر لفظ علی)

37ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا افتتاحی خطاب

اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

قرآن کریم میں سب سچائیاں، تقویٰ کی راہیں اور اصلاح کے طریق بیان کئے گئے ہیں

اس جلسے کو معمولی خیال نہ کریں، یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے

قسط دوم آخر

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

متقی کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

بہت سے لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں، لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔

متقی کو اسی دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں

متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں۔ مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔

علم کے تین مدارج

علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔

حضور انور نے فرمایا، اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم اور خواہش کے مطابق ہر احمدی یقین کے یہ تمام مدارج طے کرنے والا ہو اور آئندہ نسلوں میں بھی اس معیار کو منتقل کرتا چلا جائے جس کے لئے سب سے بڑی کوشش اللہ کے فضلوں کو مانتے ہوئے نسلوں کے دینی معیار بلند کرنے اور ان کو اس مادیت کے دور سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

صدق و صبر

سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں، وہ شیطان کے قبضہ میں آ جاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی۔ غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

استقامت

یہ جو فرمایا ہے کہ: ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔ بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔

جیسے کہ فرمایا جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔ مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلاء اور زلزال اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔

اقامت صلوٰۃ

متقی کی شان میں آیا ہے وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے یہ بھی اس تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو متقی کا خاصہ ہے یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے جس کو اس نے کھڑا کرنا ہے۔ جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضور قلب میں تفریق ڈال رہا ہے وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے پریشان ہوتا ہے ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے لیکن نماز جو گری پڑتی ہے بڑی جان کنی سے اسے کھڑا کرنے کے فکر میں ہے۔ بار بار ایاک نعبد و ایاک نستعین کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے اور ایسے الصراط المستقیم کی ہدایت چاہتا ہے جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جائے۔ ان

باقی صفحہ 2 پر

موسم برسات کی شجرکاری کیلئے ضروری ہدایات

☼ موسم برسات جاری ہے۔ ربوہ کے ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پودے لگاتے ہیں۔ موسم برسات کی شجرکاری کی تیاری کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھیں۔

☆ چونکہ ربوہ کی زمین گرم خشک ہے اس لئے اگر ابھی سے پودے لگانے کیلئے گڑھے کھود لئے جائیں تو زمین کو ٹھنڈی ہونے کیلئے کافی وقت مل جائے گا۔ یاد رہے کہ پودے کی مناسبت سے گڑھا (بڑا یا چھوٹا) کھود لیں لیکن اسے کھلا چھوڑ دیں دوبارہ اس وقت بھریں جب آپ پودہ لگا رہے ہوں۔

☆ پودے کا انتخاب آپ نے اپنی مرضی سے کرنا ہے لیکن خیال رہے کہ جہاں آپ پودے لگانا چاہتے ہیں وہاں اوپر بجلی کے تار تو نہیں۔ اگر اوپر بجلی کے تار ہوں تو بڑے قد والے پودے نہ لگائیں چھوٹے قد والے پودے مثلاً کنیر گلہڑ وغیرہ لگائیں۔

☆ جہاں جگہ کھلی ہے اور بجلی کے تار بھی نہیں ہیں وہاں آپ نیم، بکائن، ارجن، سفیدہ، جامن، مولسری، اریسٹو نیا وغیرہ لگائیں۔

☆ اسی طرح پھلدار پودوں کا انتخاب آپ اپنے گھر میں یا باہر جگہ کے حساب سے پودے کے پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں۔

☆ سایہ دار پودوں میں سے نیم کا درخت کثیر الفوائد ہے۔ اس لئے اگر آپ پسند کریں تو نیم کے درخت کثرت کے ساتھ لگائیں یہ فضاء میں تازگی لانے کیلئے دوسرے تمام درختوں سے بڑھ کر ہے۔

☆ پھلدار پودوں اور سایہ دار پودوں کو کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے کھادوں کی تین بنیادی اقسام ہیں۔ سبز کھاد، گوبر کھاد، اور کیمیاوی کھاد پودوں کی نشوونما کیلئے مختلف مراحل میں مختلف مقدار میں ان کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کو کوئی مسئلہ یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو گلشن احمد

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1996ء ③

مئی		چیک ریپبلک کے بین الاقوامی بک فیئر میں جماعت جرمنی کا سٹال۔
یکم	جون	حضور نے ہالینڈ کی لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔
2	جون	''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے 100 سال پورے ہونے پر جماعت برطانیہ نے ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔
9,8	جون	برطانیہ کی 17 ویں مجلس شوریٰ۔ 70 جماعتوں کے 164 نمائندگان کی شرکت۔ حضور نے مجلس عرفان منعقد کی اور اختتامی خطاب فرمایا۔
13 تا 16	جون	جرمنی میں انٹرنیشنل بک فیئر میں جماعت کا بک سٹال۔
17 جون تا 6	جولائی	حضور کا دورہ امریکہ وکینیڈا۔
17	جون	حضور لندن سے نیویارک کے لئے روانہ ہوئے۔
21 تا 23	جون	کینیڈا کا 20 واں جلسہ سالانہ حاضری 6 ہزار تھی حضور کے خطابات۔ 23 جون کو ایم ٹی اے پر لندن اور کینیڈا کا دوطرفہ رابطہ قائم ہوا۔ دونوں مقامات کی تصاویر دکھائی گئیں کینیڈا سے لگنے والے نعروں کا جواب محمود ہال لندن سے دیا جاتا رہا۔ حضور نے اردو کلاس لندن کے بچوں سے باتیں کی۔
25	جون	حضور کی کینیڈا سے امریکہ روانگی۔
28 تا 30	جون	گوئٹے مالا کا 7 واں جلسہ سالانہ امریکہ کا 48 واں جلسہ سالانہ حضور کے خطابات حاضری 7 ہزار تینوں دن لندن اور واشنگٹن کے دوطرفہ رابطے قائم رہے۔
30	جون	ہالینڈ میں ایک پبلک سیمینار۔
30	جون	مجلس انصار اللہ فرینکفرٹ کا پہلا سالانہ اجتماع۔
5	جولائی	ایم ٹی اے کی نشریات گلوبل بیم کے ذریعہ کل عالم میں دیکھی جانے لگیں۔ 7 جولائی کو محمود ہال لندن میں ایک تقریب ہوئی جس سے حضور نے خطاب فرمایا۔
20 تا 22	جولائی	انصار اللہ جرمنی کا 16 واں سالانہ اجتماع۔
21	جولائی	حضور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات کا معائنہ کیا اور خطاب فرمایا۔
21	جولائی	علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں 6 احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

زندۂ جاوید آقا! رحمتیں تجھ پر مدام
جا کے بھی جانے نہ والے! برکتیں تجھ پر مدام

عطاء المجیب راشد

بقیہ صفحہ 1

وساوس کے مقابل محض ایسی ایک بچہ کی طرح ہے جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے روتا ہے۔

نماز باجماعت کی پابندی

حضور انور نے نمازوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پانچ نمازیں ہر مومن پر فرض ہیں، بعض دفعہ سستی ہو جاتی ہے، فجر کی نماز رات کو نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے ادا نہیں ہوتی، ظہر و عصر کی نمازیں اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں ہوتیں قرآن کریم میں وقت پر باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو پتہ تھا کہ اس زمانے میں کیا حالات ہوں گے اور باجماعت نماز کا قیام آسان ہوگا یا مشکل ہوگا لیکن اس کے باوجود یہ فرضیت اس لئے ہے کہ تکلیف اٹھاؤ گے تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرو گے، پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ پانچ وقت کی نمازوں کا التزام باقاعدہ رکھیں تا کہ ہم اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے اور اس کا قرب پانے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، متقی کی شان میں آیا ہے کہ وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے اس کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے جسے اس نے کھڑا کرنا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ

حضور انور نے فرمایا جماعت پر یہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کو مان کر مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آج کئی ایسے احمدی مل جاتے ہیں جو مستقل مالی قربانیوں کے علاوہ لاکھوں کروڑوں روپے خلیفہ وقت کو پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں خرچ کر لیں جب کہ دوسرے اپنی عیاشیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے پاس شاید سینکڑوں امیر ترین احمدیوں کے پیسہ کے مقابلے میں بھی بہت زیادہ پیسہ ہوگا۔

لیکن خدا کی راہ میں ایک احمدی کی قربانی کا ہزارواں بلکہ لاکھواں حصہ بھی وہ خرچ نہیں کر سکتے تو جس فکر اور دعا سے حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو اس قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے اس تعلیم کو ہم نے آگے بڑھانا ہے، ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنی نسلوں میں بھی دعا اور فکر کے ساتھ قربانی کے معیار کو جاری کریں اور قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں کیونکہ زندہ قومیں ہر قدم آگے بڑھاتی ہیں۔

ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے غرض کوئی فرقہ نہ چھوڑا جس کی اصلاح کے طریق نہ بتلائے، یہ کیسی مبارک کتاب ہے جس میں سب سامان اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔

جلسہ کی غرض وغایت

حضرت مسیح موعود جلسے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس جلسے سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ اسی طرح کی بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ، خدا ترسی اور پرہیز گاری، نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔ اس جلسے کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں، یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے، اس سلسلے کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

نئے آنے والوں کی تربیت

حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب کے آخر پر فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ قومیں اس میں شامل ہو رہی ہیں، پس ان کی تربیت کے لئے ہم جن کو ایک عرصہ احمدیت پر قائم رہتے ہوئے ہو گیا ہے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی زیادہ کوشش کریں، تقویٰ پر قائم ہوں تا کہ ان آنے والوں کی بھی صحیح تربیت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک جو آج اس جلسہ میں شامل ہے یا دنیا میں کہیں بھی اس جلسہ کی کارروائی کو سن رہا ہے، یہ گواہی دے کہ اے مسیح موعود اللہ تعالیٰ نے جس حسین تعلیم کو اتارا تھا۔ آپ نے ہم تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس خوبصورت تعلیم کو آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دنیا کے کونے کونے تک پہنچاتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے ان ایام میں جب کہ آپ یہاں دینی اغراض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، مکمل طور پر جلسہ کے پروگراموں سے فائدہ اٹھائیں، ہر تقریر میں ہر خطاب میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہوتی ہے جو علم اور تقویٰ میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ ان دنوں میں ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جلسہ کی حقیقی برکات سے فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے کسی اسم' کسی فعل اور کسی عبادت میں غیر کو شریک کرنا' یہ شرک ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم ☆ یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے

قلب طاہر کا درد اور دردمندی۔ کلام طاہر کی روشنی میں

اس نظر سے جس نے بند کواڑ کھول کر اندر سے جائزہ بھی لیا ہے

قسط دوم آخر

امۃ الباری ناصر صاحبہ کے قلم سے

اسیران راہ مولیٰ کا غم

اسیران راہ مولا کے دکھ اس پر مستزاد تھے۔ کبھی یہ درد مولا کے حضور راتوں کو جگاتا کبھی سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھل جاتا۔

ہر روز نئے فکر ہیں ، ہر شب ہیں نئے غم
یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے
ہیں کس کے بدن دیس میں پابند سلاسل
پردیس میں اک روح گرفتار بلا ہے

راہ مولا کے اسیروں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کیا تم کو خبر ہے کہ مجھے تم سے ایک رشتۂ جاں سب سے سوا ہے۔ تم زمان و مکان کی طنابیں توڑ کر میرے پاس آ جاتے ہو شب و روز صبح و مسائم سے ملاقات رہتی ہے۔ قید اور موت کی کوٹھڑیوں میں بند اس کی تنگی کے ستائے ہوئے اسیر و ادھر دیکھو ایک شخص کھلی آنکھوں کشادہ دل اور سینے کے دروازے کھولے ہوئے تمہارا منتظر ہے۔ مجھے جب بھی تنہائی میسر آتی ہے تم گویا میرے پاس ہوتے ہو تم نے میری خلوتوں میں نئے رنگ بھر دیئے ہیں۔ چاندنی راتوں میں تم میرے قریب ہوتے ہو۔ صبح کی نور بار فضاؤں میں دعاؤں میں گداز تمہاری وجہ سے ملا ہے۔ ہر دن ایسے لگتا ہے کہ ع

کیا روز قیامت ہے کہ اک حشر بپا ہے

تمہارے تصور اور یادوں سے دل بھر جاتا ہے مگر پھر بھی خلا رہتا ہے یادیں تو یادیں ہی ہوتی ہیں مجھے تو تمہیں سینے سے لگانے کی حسرت اور پہلو میں بٹھانے کی تڑپ ہے اس لئے تڑپ تڑپ کر دعا کرتا ہوں۔ یارب یہ گدا تیرے ہی در کا سوالی ہے جو بھی خیرات ملی یہیں سے ملی ہے۔ میں فقیروں کی طرح گم گشتہ اسیران رہ مولا کی خاطر مدت سے دعا مانگ رہا ہوں ہاتھ میں کشکول ہے ان راہوں میں مارا مارا پھر رہا ہوں جن پر وہ کھو گئے ہیں۔

خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں ، تو میرا خدا میرا خدا ہے

حب الوطنی

وطن اور اہل وطن کی خاطر ، بلا تخصیص مذہب و ملت آپ کے دل میں محبت اور درد تھا۔ عروج و زوال کے اجتماعی اور انفرادی عوامل آپ کی چشم بصیرت پر عیاں تھے۔ وطن کے لئے ، جو بحر ظلمات کی طغیانی کی زد میں تھا ، آپ دعائیں کراتے اور کرتے تھے۔ آپ کا تجزیہ بہت مکمل تھا۔

وہ نفرت کا طوفان اٹھا ، ہر شہر سے امن و امان اٹھا
جلبور کا شیطان اٹھا ، مفلس کے سہارے ڈوب گئے
اے قوم ترا حافظ ہو خدا ، ٹالے سر سے ہر ایک بلا
تا حد نظر سیل عصیاں ، ہر سمت کنارے ڈوب گئے
بے کس بے بس کیا دیکھ رہی ہے اب چشم حیران وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یاران وطن

احمد ندیم قاسمی صاحب کی ایک نظم کی تضمین میں آپ فرماتے ہیں۔

خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو ، زندگی وبال نہ ہو

وطن میں احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا گیا ہے۔ سانس لینا بھی جرم ہے ترقی کرنا محال ہے۔ پھول سے احمدی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ایسا زخم لگانے کی فکر رہتی ہے جو کبھی نہ بھر سکے۔ یہاں عبدالسلام جیسا چاند احمدیوں میں پیدا ہوا مگر قدر نہیں۔ ہماری پھر بھی دعا ہے۔

ہر ایک شہری ہو آسودہ ہر کوئی ہو نہال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

پیاروں کی جدائی

عزیزوں کی اموات کے صدمات دیار غیر میں شدید تر ہو جاتے ہیں۔ حیات و ممات کے فلسفے کی تہ تک آپ سے زیادہ کون پہنچا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر آپ سے بڑھ کر کون راضی رہتا ہوگا مگر انسان کا دل ، دل ہی تو ہے خلا محسوس کرتا ہے دکھتا ہے۔

میرے دل کے افق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جو ڈوب چکے ہیں ان کی یادوں نے منظر دھندلایا ہے

1992ء میں محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات کے ساتھ سارے عزیزوں کی یادوں نے نظموں کا روپ دھارا۔ ضبط کے بندھن تنہائیوں میں بہت بودے ثابت ہوتے دن بھر خود کو جماعت کے کاموں میں از حد مصروف رکھنے کے باوجود ایک یاد دل پر دستک دے جاتی۔ درد کو زبان ملی تو دردناک مرثیے وجود میں آئے۔

موت سے کیا ہوتا ہے؟ نہ تم بدلے ہو نہ ہم۔

ہمارے سب طریق وہی ہیں صرف فاصلے بڑھے ہیں دلوں کے قرب تو اسی طرح قائم ہیں۔ اس بزم جہاں میں جو کل تک تمہیں چاہتے تھے اب بھی تمہاری محبت میں اسی قدر ڈوبے ہوئے ہیں۔ سارا ماحول وہی ہے وہی گلیاں ، وہی صحن ، وہی چوبارے ، ہر طرف رفاقتوں کی یادیں ہیں۔ جلسے ، رونقیں ، بزم آرائی بھی اسی طرح ہے مہمان بھی سب وہی ہیں مگر اس منظر میں تمہاری کمی ہے۔ مجھے صرف وہ پھول پیارے ہیں جو تم نے کھلائے تھے۔ وہ پھول ، شام غم میں شفق رنگ دکھی زخموں کے پھول ، اب صحن گلشن میں یہی پھول کھلتے ہیں۔ چاند راتیں ہوں ، چاند ستارے ہوں ، جھرنوں کے مترنّم ہوں مدہوش شجر ہوں یا نیلگوں ندی کے کنارے کھلے ہوئے پھول ہوں سب میں ایک کمی ہے ایک خلا ہے۔ ایسے نظاروں میں دل مچلتا ہے کہ مے برستی ، بھری برسات میں موسم کے اشاروں کو سمجھنے والے ساقی کو کوئی بلا بھیجے۔ مگر بے بسی ہائے تماشا کہ سب کچھ سہتا ہے۔ سب کچھ سہہ کر سارے درد سمیٹ کر جس گوشۂ عافیت میں غم کا کچھ مداوا ہو جاتا تھا وہاں قضا کے فیصلے سے کچھ باقی نہیں رہا۔

میرے آنگن سے قضا لے گئی چن چن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے میرے پیارے ہیں وہی
اب میری تنہائی اور یادیں ہیں اور میں ہوں۔

وقت رخصت تمہاری پلکوں پر جو گہر سجے تھے اب وہ میری آنکھوں میں تیرتے رہتے ہیں۔ بے پناہ کا سمندر میں دکھوں کے طوفانوں سے لڑتا لڑتا تھک کے کنارے پر آتا ہوں تو کوئی منتظر نہیں ہوتا کوئی میرا ہاتھ نہیں تھامتا پھر میں خود کو خدا کے سپرد کر دیتا ہوں۔ اگر یہ دکھ اس کی طرف سے کوئی آزمائش ہیں تو اپنے فضلوں سے صبر و ثبات دے وہی ان کٹھن راہوں میں ہمارے بوجھوں کو اٹھانے میں مدد دے۔

ہم ان نظموں کو بار بار سنتے ہیں پھر بھی کم فہم ہیں اس کرب کو محسوس نہیں کر سکتے جس سے آقا گزر رہے تھے ہماری آنکھیں یہ دیکھ رہی تھیں کہ عید آئی ہے آپ نے حسب معمول تحفے تقسیم فرمائے ہیں۔ بچیوں اور جماعت کو صبر کی تلقین بھی فرماتے رہے۔ مگر ایک لاغری مریضہ کو ایک ایک قدم ایک ایک سانس موت کے منہ میں جاتا ہوا دیکھنے کی بے بسی نے آپ کو بہت متاثر کیا خود معالج ہیں مرض کے ظلم کو سمجھتے ہیں۔ سجدے میں سر رکھے آپ مولا کریم سے کچھ سال ، مہینے ، دن مانگتے رہے۔ عجب بے بسی میں اس کیفیت کو نظم میں بیان فرمایا۔

تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز
بدن نے سانس کا ہر رشتہ دم بہ دم اعجاز

ایسے میں دعا ہی سہارا تھی۔ دعا اور نبض کے زیر و بم میں عجیب توازن تھا۔ اور میری دعا بھی کیا تھی؟ اللہ کا حکم تھا تو دعا میں اثر تھا جب اس نے حکم نہ دیا آہ و فریاد گریہ و زاری سب بے اثر ہو گئی۔ ہاں اس نے اپنے کرم سے بندگی کا عرفان عطا فرمایا اس کے فیصلے پر سر جھکانے کا سلیقہ اور توفیق عطا ہوئی۔ یہ کتنا عجیب لمحہ تھا میری بچی کی آنکھوں میں آنسو تھے اور میں تمہیں سمجھا رہا تھا کہ خدا کا فیصلہ آ گیا ہے۔ سر تسلیم خم کرنا ہے۔ بی بی! شماتت اعداء سے مت ڈرو۔ یہ دور ستم ہمارے حق میں اعجاز دکھائے گا۔ اصل اطاعت مولا کریم کی رضا میں راضی رہنا ہے۔ وہ فرمائے کہ اب موت کا زہر پینا ہے تو خوشی سے پینا ہے۔ جہاں تمہاری انا کا سفر تمام ہوا وہیں حیات و موت اعجاز بن جاتے ہیں۔ وقت رخصت تمہارے نحیف ہونٹوں سے استغفار سننا بہت اچھا لگا مجھے تم اس سے پہلے کبھی اتنی پیاری نہ لگی تھیں جب ملوتی

حسن تھا۔ ضبط غم کا عجیب انداز تھا۔ اب تم اس کی ہو گئی تھیں جس کے حکم سے تمہیں حیات جاوید مل گئی۔ یہ عارضی جدائی ہے۔ خدا کے سپرد۔ پھر ہم احیائے نو کا اعجاز دیکھیں گے۔ پھر ہم آ کے ملیں گے۔

بیگم صاحبہ کی یاد نے اظہار کو کئی شکلیں دیں جو ایک سے ایک بڑھ کر درد انگیز ہے۔

ہے حسن میں ضو غم کے شراروں کے سہارے
اک چاند معلق ہے ستاروں کے سہارے

تیرے حسن کو غم کے شراروں نے روشن تر کر دیا ہے گویا ایک چاند چہرہ ستاروں کے سہارے معلق ہے۔ اب اتنے پیارے لوگ مزاروں میں مدفون ہو گئے ہیں کہ مسلسل غم کی کیفیت ہے تیرے بچھڑنے سے کتنے ایسے تہی دامن اکیلے رہ گئے ہیں جن کو تم دلاسے دیتی تھیں جن کے لئے تم دعائیں کرتی تھیں۔ تم سے کتنے بچاروں کو سہارا ملتا تھا۔ تم کتنوں کو سکھ بانٹتی تھیں مگر اندر سے خود تم کس قدر دکھی تھیں۔ اب عالم یہ ہے کہ بہاریں رخصت ہو گئی ہیں۔ خزاں کا دور دورہ ہے۔ کانٹے باقی ہیں جو حسرت سے موسم بہار کے پھولوں کو یاد کرتے ہیں۔ اصل سہارا تو خدا تعالیٰ ہے باقی سہارا دینے والوں کا کیا بھروسہ ہے وہ تو خود فانی ہیں۔ تمہاری رحلت سے وہ ہزاروں جو تمہارے وسیلے سے سہارے ڈھونڈتی تھیں بہت روتی ہیں۔ تمہارے آخری ایام نہیں بھولتے جب تم خاموش تھیں مگر آنکھوں سے بہنے والے آنسو بہت کچھ کہہ رہے تھے۔ آواز تو دھیرے دھیرے، بھیگتے بھیگتے، بجھتے بجھتے ختم ہو رہی تھی۔ ہاتھ کے ہلکے سے اشارے سے کہا تھا کہ اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔ وقت رخصت ہے۔

آ بیٹھ مرے پاس مرا دست تہی تھام
مت چھوڑ کے جا درد کے ماروں کے سہارے

ان نظموں کے ہر حرف میں آنسوؤں کی ان گنت لڑیاں پروئی ہوئی صاف نظر آ رہی ہیں شکر ہے درد مجسم میرے آقا شعر کہتے تھے ورنہ کیا حال ہوتا۔

بچھڑنے والوں کے دکھوں پر خطبات، خطابات، ایم ٹی اے پر گفتگو اور ذاتی خطوط میں بے پناہ اظہار درد موجود ہے مگر منظوم کلام کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مبشر احمد باجوہ صاحب کی یاد میں کہی گئی نظم کا ذکر ضروری ہے جس میں ایسا بے ساختہ پن ہے کہ وہ بھی جو باجوہ صاحب کو نہیں جانتے تھے۔ حضور کے دکھ میں شامل ہو کر دل تھام کر رہ گئے۔ بار بار آنے والے مصرعہ میں ایک فطری افسوس کا انداز ہے آؤ دوستو مل کر بیٹھیں اور اس یار کی باتیں کریں۔ جس کا سفر کے دوران دانہ پانی اٹھ گیا۔ اوپر والے یار کی آواز پر دنیا کی دوستیوں کے سارے بندھن توڑ کر ایسی اڑان بھری کہ عرش تک جا پہنچے۔ وہ ایک خاکسار اطاعت گزار اور مخلص دوست تھا اب میں اسے کیسے بتاؤں کہ مجھے تم سے بہت سکھ ملا تھا۔ یہ دنیا جھوٹی کہانی ہے سب کچھ فانی ہے باقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی یاد میں کہی گئی نظم یاد رفتگاں کا نرالا انداز ہے۔

ہر خوشبو اور ہر رنگ کے لاکھوں پھول کھلے ہیں آنگن میں
پھر چند گلوں کی یادیں کیوں، کانٹوں کی طرح تڑپائے ہیں

حضرت ملک صاحب کی زبان سے شکوہ سے اور ایسا کہ اپنا حال دل کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ صرف ملک صاحب ہی نہیں سب بچھڑے ہوئے آپ کی راہیں تکتے رہے اور کچھ راہی ملک عدم ہو گئے۔ جو اللہ کو پیارے ہو گئے وہ خوابوں کی باتیں اور یادوں کے سائے ہو گئے جنہیں واپس بلا کر سینے سے نہیں لگایا جا سکتا۔ بھلا کوئی مر کر بھی لوٹا کبھی سائے بھی ہاتھ آئے ہیں۔ اب آپ قبروں پر آنسو بہایا کریں ہماری آنکھوں کے چراغ تو آپ کی انتظار میں رو رو کر گھل گھل کر بجھ گئے ہم تو ملن کی آس میں سدھارے اب صبح امید طلوع ہو بھی تو ہمیں کیا حاصل۔ ہم نے تو آپ کو بہت اپنائیت سے بلاوے بھیجے مگر پتہ نہیں آپ اپنے ہیں کہ پرائے ہیں۔ اب ہماری یاد میں تڑپیں گے سوتے میں ہنسیں گے اور روتے روتے جاگیں گے کیونکہ ہماری ملاقاتیں اب صرف خوابوں میں ہوں گی۔ ہم تو رخصت ہو کر اگلے جہان آ گئے اور سرخرو آئے آپ سے امیدیں لگائی ہیں کہ اپنے ماں باپ کے نام کی لاج رکھ کر سرفراز رہیں گے۔

ہارٹلے پول کے پھول ڈاکٹر حمید احمد خان اور مرزا غلام قادر احمد کی یاد میں اپنی اور علیم کی نظموں کے اشعار پڑھ کر رلایا بھی اور روئے بھی۔ اور صبر و رضا کا درس بھی دیا۔

غموں کو عنوانوں کے تحت بانٹنا مضمون کی مجبوری ہے وگرنہ وہ دل تو ایسا تھا کہ جس طرح مقناطیس سے لوہے کے ٹکڑے آ آ کر ترچھے ہو کر چمٹ جاتے ہیں آپ بھی سب کا درد محسوس فرماتے۔ ایک بیٹی کی مسکراہٹ میں لپٹا درد پڑھ لینا اور پھر اسے ساری احمدی بیٹیوں کے لئے رحمت بنا دینا آپ ہی کا حصہ ہے اس نظم میں جو بے حد سادہ اور خود رو ہے سمجھ نہیں آتی کہ باپ کا دکھ بڑا ہے یا بیٹی کا۔

باپ کی ایک غمزدہ بیٹی۔ دیر کے بعد مسکرائی ہے

مسکراہٹ میں بیکراں درد ہیں۔ اپنے ابا سے کہتی ہیں ابا آپ اتنے اداس کیوں ہیں آپ کی اداسی سے اردگرد بیٹھنے والے سب اداس ہو جاتے ہیں۔ آپ میرا غم اپنے دل میں بسا کر کب تک میرا درد سنبھال کر رکھیں گے میرے کتنے دکھوں کو سینے سے لگائیں گے۔ کیا مجھ پر ہونے والے ہر ستم کا بار آپ اٹھا لیں گے؟۔ آپ صرف میرے ابا، تو نہیں ہیں ساری احمدی بیٹیاں جو اپنے اور غیروں کے ظلم سہتی ہیں اپنے ماں باپ سے بھی چھپا کر آپ ہی کو حال دل کہتی ہیں۔ اور جو بے چاری بن ماں باپ کے ہوتی ہیں آپ ان کے ماں باپ بن کر انہیں دلاسہ دیتے اور سب کے لئے دعائیں کرتے ہیں آپ نے اتنے غموں کے ساتھ زندگی گزاری ہے سب زخم خوردہ دلوں کو آپ ہی سے مرہم کی طلب ہوتی ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں کہ صرف وہ ہی دکھی نہیں ان سے بھی زیادہ ستم دیدہ لوگ دنیا میں ہیں۔

اپنوں کے ہاتھ مرنے والوں پر
روز ہوتے ہیں سوگ دنیا میں

اس نظم میں ان گنت بے زبانوں کی ترجمانی ہے۔ جن کے ہمراز صرف تنہائی میں بہنے والے آنسو ہوتے ہیں۔ احساس کے دکھے ہوئے تار ہلکی سی کرب کی لہروں پر بھی پر درد نغمے بکھیرنے لگتے ہیں۔ جس شان کا باپ ہے بیٹی بھی کم نہیں۔ ایثار و قربانی کی تجلی ہے سب احمدی بیٹیوں کا سلام ہو ایسی جی دار بیٹی پر اور اب دعا ہے اللہ تعالیٰ قریب تر ہو کر سارے دکھ خود بانٹ لے۔ آمین

اب یہ شعر پڑھئے۔

ہے مجھے تلاش اس کی جو کبھی کا کھو چکا ہے
مجھے جستجو کا کر کے کہیں دور سے اشارہ

پیار میں جس کے عمر بیت گئی
کیا فقط ایک دم دلاسہ تھا
دیدۂ ہوش جب کھلا دیکھا
ہر طرف پھر وہی خلا سا تھا
وہی میں تھا وہی طلب دل کی
وہی اک عشق نارسا سا تھا
پیاس بجھ نہ سکی کسی مے سے
جانے دل کس بلا کا پیاسا تھا

ذات کے اندر ایک تنہائی، ایک خلا، ایک ہمدم کی جستجو، عجیب قسم کی تشنگی، ادھورے پن کا بے نام سا احساس، اکیلا پن جا بجا نظر آتا ہے۔

اب علاج غم تنہائی کہاں سے لاؤں
تم کہیں ہوتے تو اس غم کا مداوا ہوتا
اب کے ڈھونڈوں گا تصور میں بسانے کے لئے
چاند کوئی نہ رہا اپنا بنانے کے لئے
میرے اس دنیا میں لاکھوں ہیں مگر کوئی نہیں
میرا تنہائیوں میں ساتھ نبھانے کے لئے

دل و دماغ کی اعلیٰ ترین صلاحیتوں کی جن چوٹیوں پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو متمکن فرمایا تھا وہاں تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ بصارت و بصیرت کی علوقامتی کے سامنے سب بونے تھے اب یہ نظم دیکھئے۔

مرے درد کی جو دوا کرے کوئی ایسا شخص ہوا کرے
وہ جو بے پناہ اداس ہو مگر ہجر کا نہ گلہ کرے

اسے میری قربتیں اور چاہتیں یاد آ رہی ہیں تو وہ سب سے چھپ کر شب کی تنہائی میں خدا کے حضور آہ و بکا کرے۔ وہ اپنے غم کو چھوڑ کر میرے غم کے خیال سے بے قرار ہو جائے۔ اپنے لئے دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے تو مجھے خود سے زیادہ اپنی دعاؤں کا مستحق سمجھے۔ یہ عجیب و غریب باتیں ہیں مگر محبتوں کے نصیب یہی ہیں۔ تصورات میں فراق کے فاصلے باقی نہیں رہتے۔ وہ دبے پاؤں پیچھے سے آ کر میری آنکھوں پر ہاتھ رکھ دے اور اس پیار بھری حرکت پر خوش ہو۔ مگر یہ سب باتیں جو میں سوچ رہا ہوں کسی دوسرے وجود میں نہیں یہ سب میرا ہی عکس ہے۔ اپنے عکس کو کیسے رفیق جان بنا سکتا ہوں اگر کوئی ایسا ہے تو اس سے مل کر بہت خوشی ہو گی۔

اسے ڈھونڈتی ہیں گلی گلی میری خلوتوں کی اداسیاں
وہ ملے تو بس یہ کہوں کہ آ مرا مولا تیرا بھلا کرے

خلوتوں کی اداسیاں دن سے زیادہ رات کو گھیر لیتیں۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب آپ جیسے معمور الاوقات کو اپنی ذات سے ملنے کے لمحے میسر آتے۔ آپ کے کلام میں آپ کی رات کا جو تصور ملتا ہے وہ دن سے زیادہ بھرپور ہے۔ اپنے محبوب سے ملنے کی تڑپ بے قابو ہو جاتی ہے۔

دن آج کب ڈھلے گا کب ہو گا ظہور شب
ہم کب کریں گے چاک گریباں حضور شب
آہ و بکا پہ پہرے ہیں دل میں فغاں ہے بند
اے رات! آ بھی جا کہ رہا ہوں طیور شب

اس قدر خوبصورت کلام ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں۔

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
سیماب زیب تن کئے بیٹھی تھی حور شب
دن بہت بے قرار گذرا ہے
آ مرے چاند، میری رات بنے

چاند نے پی ہوئی تھی رات، ڈول رہی تھی کائنات سے نور کی مے اتر رہی تھی، عرش سے، جیسے طل پڑے رات بھر بچھڑے ہوؤں کی یادیں امڈ کر آتی ہیں۔

یا ترے دھیان کی جوگن ہمہ رنج و آزار
خود چلی آئی ہے پہلو میں بجائے غم و حزن
رات بھر چھیڑے گی احساس کے دکھتے ہوئے تار
ایک اک تار سے اٹھے گی نوائے غم و حزن

رات لٹا دینے میں معانی کی وسعتوں کو محسوس کیجئے۔

ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جن کی خاطر رات لٹا دی، چین نہ پایا ساری رات

یہ شکوہ وہ کر رہے ہیں جن کے اندیشوں میں دل نے سینے کے دیوار و در سے ساری رات سر ٹکرایا ہے۔

خوب سجی یادوں کی محفل، مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اپنا کوئلہ کوئلہ، دل دہکایا ساری رات
روتے روتے سینے پر سر رکھ کر سو گئی ان کی یاد
کون پیا تھا کون پریمی بھید نہ پایا ساری رات

دکھتے دل کو سہلانے والی یادیں رات کو اس طرح برستی ہیں کہ ساری رات آنکھوں میں کٹتی ہے۔

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم
یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے

رات ہی وہ گھڑیاں میسر آتی ہیں جب اپنے محبوب حقیقی کے حضور کے انتہائی درد و الحاح سے دعا کی جاتی ہے۔ حضور کی دعا کے انداز پر تو کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ یہاں صرف اس پہلو کا ذکر کرتی ہوں کہ کیسے کیسے جتن ہیں مولا کو منانے کے۔

امشب نہ تو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
صبح کا منہ نہ دیکھے دل ناصبور شب

باقی صفحہ 6 پر

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل)

جماعت احمدیہ برازیل کا دسواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا دسواں جلسہ سالانہ مورخہ 31 مئی و یکم جون 2003ء بروز ہفتہ و اتوار بہت کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے 400 دعوت نامے مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھجوائے گئے۔ دو مقامی اخبارات Tribuna de Petropolis اور Diario de Petropolis اور ایک دوسرے شہر Teresopolis کی اخبار Gazeta de Teresopolis نے خاکسار کا تفصیلی انٹرویو لیا اور ہمارے جلسہ سالانہ سے متعلق جماعت کے تعارف کے ساتھ خبریں شائع کیں اور یہ بھی کہ اگر کوئی آنا چاہتا ہے تو کھلی دعوت ہے اور اگر کسی بھی مذہب کا نمائندہ تقریر کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی رابطہ کر سکتا ہے۔ دو اخبارات نے تصاویر بھی شائع کیں۔

مشن ہاؤس کا بڑا کمرہ جہاں جلسہ کی کارروائی ہوتی ہے بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ سامنے اسٹیج کی طرف برازیل اور احمدیت کے جھنڈے لگائے گئے مختلف قسم کے خوبصورت اور دلکش بینرز بھی آویزاں کئے گئے۔

سب مہمانوں کے لئے کھانے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا خاص طور پر اختتامی اجلاس میں 125 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ سارا کھانا مشن ہاؤس میں ہی تیار کیا گیا تھا۔ جس میں نمکین چاول، مرغی کا سالن، ثابت مسر، حلوہ، سلاد اور بعض برازیلین کھانے بھی تھے۔ بہت سے افراد نے پاکستانی کھانا پہلی مرتبہ کھایا اور بہت پسند کیا اور بار بار لیا۔ کھانا پکانے میں مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ اور مکرمہ طاہرہ ثمینہ گارسیا صاحبہ نے انتھک محنت سے کام کیا۔

جلسہ دوروز کا تھا اس لئے دور و نزدیک سے آنے والے مہمان مشن ہاؤس میں ٹھہرے امسال ان کی تعداد 11 تھی جن میں دو مقامی غیر مذہب کے افراد بھی تھے۔

اس جلسہ کی اہم اور خاص بات یہ تھی کہ یہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور خلافت کا پہلا اور جماعت برازیل کا مسلسل دسواں جلسہ سالانہ تھا جس کا آغاز خاکسار نے 22 جنوری 1994ء کو کیا تھا۔ چنانچہ اس تاریخی موقع پر خاکسار کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت خصوصی پیغام بھجوایا جس میں دعاؤں کی طرف بطور خاص توجہ دلائی۔

حضور انور کا پیغام جماعت برازیل کے نام

پیارے احباب جماعت احمدیہ برازیل!

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ برازیل اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت بنائے اور آپ سب جو للّٰہی سفر کر کے اس جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اللہ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے آپ نے کی ہیں۔

اس موقع پر آپ سب افراد جماعت سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان ایام کو ذکر الٰہی میں گزاریں۔ نوافل ادا کریں اور جس قدر ہو سکے دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں کیونکہ حقیقی پاکیزگی حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے خداتعالیٰ نے جو طریق سکھلایا ہے وہ دعا ہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ طریق تھا کہ جب لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوتے تو آپ ان کو تمام نصائح سے پہلے دعا کی تاکید فرماتے۔ پس میں بھی حضرت مسیح موعود کی نمائندگی میں آپ کو اسی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ دعائیں کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ دعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ اس سے دنیا میں روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ یہی دعا انسان کے لئے پناہ ہے۔

پس دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولادوں میں پیدا کریں۔ اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ ابھی سے دعاؤں کے عادی بن جائیں اور ان کے دلوں میں (۔) احمدیت اور خلافت کی محبت پیدا ہو جائے۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کا نگہبان ہو۔ میری طرف سے تمام احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

17.5.2003

جلسہ کی کارروائی

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 31 مئی بروز ہفتہ رات 8 بجے خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس میں افراد جماعت کے علاوہ 2 مقامی افراد نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور نظم کے بعد خاکسار نے افتتاحی خطاب کیا اور حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مردوں اور عورتوں کے میوزیکل چیئرز، مشاہدہ معائنہ کے دلچسپ مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

دوسرے دن نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔ اس کے بعد ناشتہ کیا گیا اور آخری اجلاس کی تیاریاں شروع ہو گئیں جس میں سب ممبرز نے حصہ لیا، امسال جلسہ سالانہ کے دو موضوعات مقرر کئے گئے تھے بنیادی طور پر ''اللہ''، جو ایک ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اور دوسرے ''امن''۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ بھی تھی کہ دوسرے مذاہب کے نمائندگان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی کہ جو چاہے شامل ہونے کے علاوہ اپنے مذہب کے مطابق کچھ کہنا چاہے تو ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی خداتعالیٰ کے فضل سے چھ نمائندگان نے شرکت کی۔ مشن ہاؤس کا ہال نما کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ ساتھ والے دو کمروں میں بھی انتظام کرنا پڑا۔ کرسیوں کی کمی کے پیش نظر بعض افراد کو کھڑا رہنا پڑا۔ پارکنگ کی سب جگہیں بھی پر تھیں۔ 7-6 دوسرے شہروں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ سب افراد جنہوں نے شرکت کی سنجیدہ اور دلچسپی رکھنے والے تھے۔

اختتامی اجلاس کا باقاعدہ اجلاس خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم سید محمود احمد صاحب نے ادا کئے۔ آپ نے بہت عمدہ رنگ میں تمام مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور پرتگیزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد عزیزم اعجاز احمد ظفر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی اور ترجمہ پیش کیا جس کے بعد خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کے ضمن میں خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جس کا مکرم سید محمود احمد صاحب نے پرتگیزی زبان میں ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد ندیم احمد طاہر صاحب نے تقریر کی۔

اس کے بعد آنے والے مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں مکرم سید محمود احمد صاحب نے باری باری مختلف مذاہب کے نمائندگان کا تعارف کروایا۔ جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مذاہب کے آپس میں اس قسم کے محبت۔ بھائی چارے اور حوصلہ ظرفی کو بہت سراہا اور اس قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ان نمائندگان کے بالترتیب نام یہ ہیں۔

1- Joao Carlos Muller
2- Frei Vitalino Piaia
3- Welio Ribeiro de Souza
4- Eduardo Xavier de Barros
5- Joao Paulo de Oliveira Santos
6- Jackson dos Santos نمائندہ گرجا

ہمارے برازیلین احمدی بھائی مکرم عبدالرشید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بیان کی۔ خاکسار کے بیٹے ندیم احمد طاہر نے کچھ عرصہ قبل ایک پرتگیزی زبان میں نظم لکھی تھی اور شہر بھر کے سکولوں کے مقابلہ میں دوسری پوزیشن لی تھی چنانچہ اس نے اس موقع پر اپنی یہ نظم بھی پڑھ کر سنائی جو 'باپ' کے موضوع پر لکھی تھی۔ اس کے بعد شرکاء جلسہ کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ ہمیشہ کی طرح لوگوں نے باوجود پروگرام لمبا ہونے کے بڑے شوق سے حصہ لیا یہاں تک کہ وقت کی مجبوری کے باعث اس سلسلہ کو روکنا پڑا۔ اس موقع پر ایک بہت دلچسپ بات ہوئی وہ یہ کہ ایک مشہور پادری جو ایک بڑے کیتھولک چرچ کے چیف بھی ہیں جناب Vitalino Piaia اور ان کا شہر میں کافی نام ہے انہوں نے اپنے طور پر جائزہ لینا شروع کیا کہ کس کس مذہب اور فرقہ کے کتنے کتنے افراد شامل ہوئے ہیں جب انہوں نے پوچھا کہ احمدی جو ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں تو گنتی کے چند ایک تھے اس پر وہ خود ناقابل یقین حد تک حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور سب حاضرین بھی بہت حیران ہوئے کہ احمدیوں کی تعداد تو زیادہ سے زیادہ 10 ہے۔ (اس لئے بھی کہ کچھ ممبرز کاموں میں مصروف تھے) اور باقی سب مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آخر میں اسی چیف پادری نے کہا کہ آپ نے اپنے قرآن کی تلاوت کی ہے کیا ہم بھی اپنا مذہبی گانا گا لیں میں نے کہا کیوں نہیں چنانچہ انہوں نے اپنا مذہبی گانا گایا جو وہ اپنی عبادت کے لئے گاتے ہیں۔

اختتامی دعا سے قبل خاکسار نے ان تین افراد کو خصوصی انعامات دیئے جنہوں نے خاکسار کے علاوہ دس کے دس جلسوں میں شرکت کی توفیق پائی بغرض دعا ان کے نام یہ ہیں مکرم سید محمود احمد صاحب، مکرم عبدالرشید صاحب اور ایک مقامی خاتون جو احمدی نہیں ہیں لیکن باقاعدگی سے آتی رہی ہیں Dona

Najma علاوہ ازیں اور بھی بعض لوگوں کو انعامات دیئے۔ جو اکثر اور بڑی دور دور سے آتے رہے ہیں۔ اسی طرح مقابلوں میں پوزیشن لینے والوں کو بھی انعامات دیئے۔

ہر سال کی طرح امسال بھی قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، دوسرے دینی لٹریچر و تصاویر سے متعلق نمائش لگائی گئی تھی۔ علاوہ ازیں امسال بھی ہم نے پاکستانی کلچر سے متعلق نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ مقامی اخبارات نے تصاویر کے ساتھ جلسہ کو کوریج دی۔

دو اخبارات کی خبروں کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ میں 125 افراد کی شرکت

گزشتہ ہفتہ منعقدہ پیٹروپولس کی جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا اس کا اظہار پیٹروپولس میں موجود اس جماعت کے لیڈر وسیم احمد ظفر نے کیا۔

اس سال جلسہ میں مختلف مذاہب کے 125 افراد نے شرکت کی جو مختلف شہروں اور صوبوں سے آئے تھے۔ جنہوں نے (اپنے اپنے طریق کے مطابق) دعا کی (اور بعض نے دعا اور عبادت کی غرض سے اپنا مذہبی) گانا بھی گایا۔ علاوہ ازیں شرکاء جلسہ نے ایک نمائش کے ذریعہ پاکستانی کلچر سے متعلق بھی معلومات حاصل کیں جس میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ تقاریر کے آخر میں سب کو سپیشل قسم کا پاکستانی کھانا پیش کیا گیا۔

مختلف مذاہب کے مندرجہ ذیل نمائندگان نے شرکت کی۔ گرجا Caminho de jerusalaem کے پادری Nelio Ribeiro de Souza & Eduardo Xavier de Barros گرجا Grorao کے پادری Jackson dos Santos گرجا Comunidade Luterana de Petropolis کے پادری Joao Carlos Muller کیتھولک گرجا Franciscana کے پادری Frei Vitalino Piaia اور Associacao dos Deficientes Visuais کے نمائندہ Joao Paulo Oliveira Santos

جلسہ کا مرکزی نقطہ اس بات پر رہا کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حوصلہ ظرفی کا نمونہ دکھائیں خدا کی بنیادی تعلیم کی پیروی کریں اور مذہب (۔) سے متعلق غلط اور منفی رنگ میں سوچنا چھوڑ دیں۔

وسیم نے بیان کیا کہ شرکاء جلسہ کا عام تبصرہ یہ تھا کہ اس قسم کے جلسے بار بار کرنے کی ضرورت ہے چنانچہ اس کے پیش نظر اب جماعت سوچ رہی ہے کہ اس قسم کے مزید جلسے منعقد کئے جائیں، زیادہ نمائندگان کو بلایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت اب جگہ کو وسیع کرنے کے بارہ میں بھی غور کر رہی ہے تاکہ آنے والے آرام کے ساتھ شرکت کر سکیں۔

(Diario de Petropolis 4، جون 2003ء)

احمدیت کے جلسہ میں 100 سے زائد افراد کی شرکت

(۔) جماعت احمدیہ برازیل نے گزشتہ اتوار اپنا دسواں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جس کا (ایک) مقصد یہ (بھی) تھا کہ اسلام اور اس کے کلچر سے متعلق جو غلط خیالات پائے جاتے ہیں ان کا ازالہ کیا جا سکے۔ جماعت احمدیہ کے اس جلسہ میں 125 افراد نے شرکت کی جو برازیل کے مختلف شہروں سے آئے تھے اس کے علاوہ مختلف مذاہب کے بعض نمائندگان نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

یہ جلسہ جس کا موضوع اللہ تھا جماعت احمدیہ کے مرکز میں منعقد ہوا اور وسیم احمد ظفر صدر جماعت کے مطابق وہ مختلف مذاہب اور طبقہ فکر رکھنے والے لوگوں کو امن کے ساتھ ایک جگہ پر اکٹھا کرنے میں کامیاب رہے۔ یہ جلسہ سب کے لئے تعجب انگیز تھا اور باوجود اس کے کہ ہمارا مذہب اور کلچر مختلف ہے ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم سب امن کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔

جو ہم کو ذاتی طور پر نہیں جانتا اس کا نظریہ ہمارے مذہب کے بارہ میں بالکل مختلف ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے (دین) کو تشدد پسند۔ انتہا پسند اور عورتوں اور بچوں کے حقوق پامال کرنے والے مذہب کے طور پر سمجھا جا رہا ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے جس کا ہم نے اس جلسہ میں عملی طور پر ثبوت دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار وسیم احمد ظفر نے کیا۔ اس جلسہ کے دوران پاکستانی کلچر سے متعلق ایک نمائش کے علاوہ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے خدا سے متعلق اپنے اپنے رنگ میں خیالات کا اظہار کیا۔ جبکہ (احمدی) نمائندگان نے شرکاء کے (دین) سے متعلق شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔

مختلف مذاہب کے مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس جلسہ میں شمولیت کی کیتھولک گرجا Franciscana کے پادری Frei Vitalino Piaia۔ گرجا Comunidade Luterana de Pertropolis کے نمائندہ پادری Joao Carlos Muller گرجا Batista do Drodao کے پادری Jackson dos Santos گرجا Caminhos para Jerusalam کے پادری صاحبان Eduardo Xavier de Barros اور Welio Ribeiro de Souza

(Tribuna de Petropolis 4، جون 2003ء)

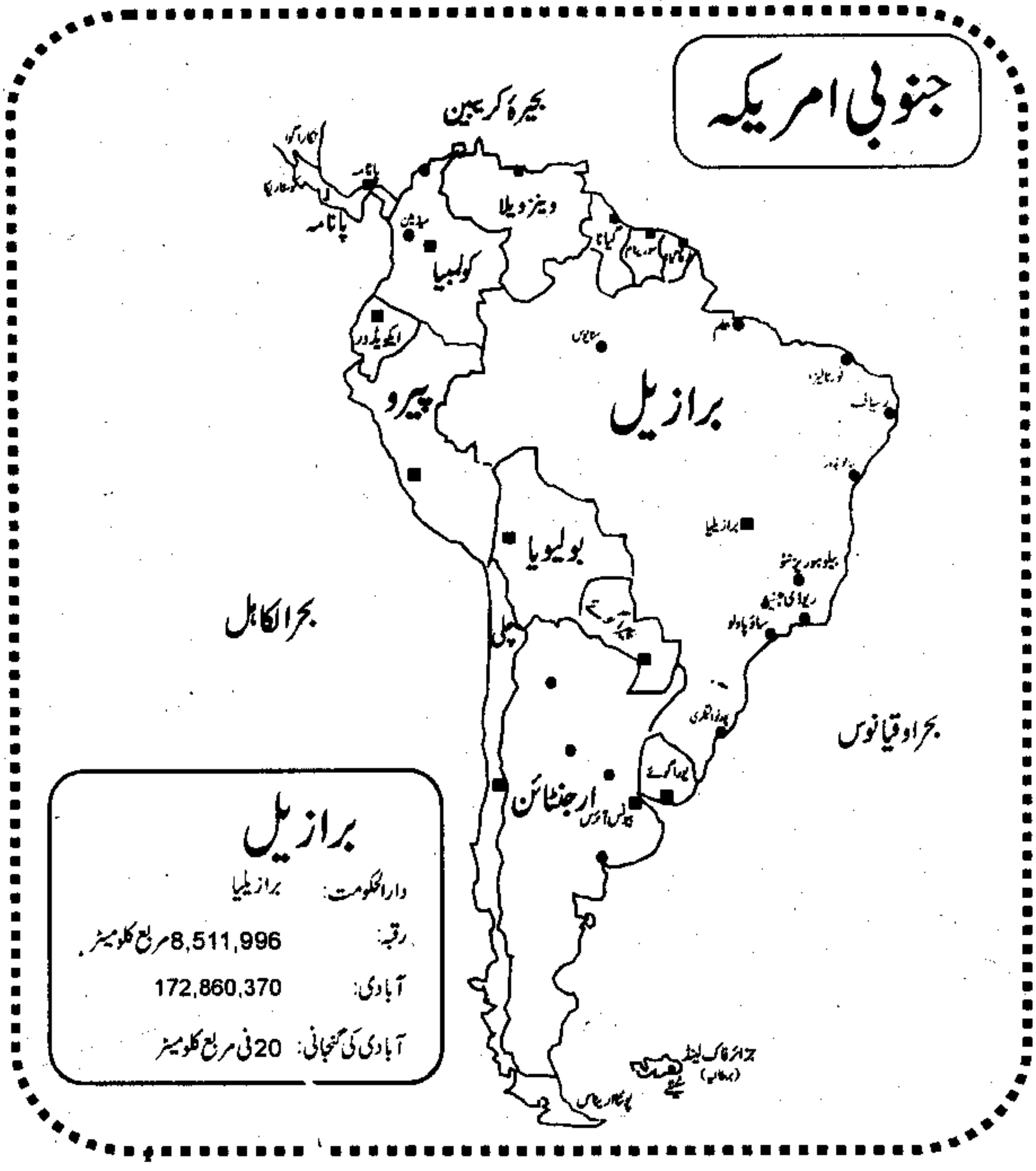

بقیہ صفحہ 4

دیکھ اس درجہ غم ہجر میں روتے روتے
مر نہ جائیں ترے دیوانے کہیں آج کی رات

ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا؟ کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تری غیرت کے دکھانے والے

سکھلا دئے اسلوب بہت صبر و رضا کے
اب اور نہ لمبے کریں دن کرب و بلا کے
اکسانے کی خاطر تیری غیرت تیرے بندے
کیا تجھ سے دعا مانگیں ستم گر کو سنا کے

آداب محبت کے غلاموں کو سکھا کے
کیا چھوڑ دیا کرتے ہیں دیوانہ بنا کے
اس بار جب آپ آئیں تو پھر جا کے تو دیکھیں
گرگندروں گا کچھ۔ اب کے ذرا دیکھیں تو جا کے

سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا
تو جو میرا بنے تو بات بنے

نفس مطمئنہ کی تمنا

آپ کی اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کی آپ سے

محبت کے اپنے پیمانے ہیں اپنے انداز ہیں۔ ہم نے یہ دیکھا کہ آخری سالوں میں آپ کی بے قراری میں بہت اضافہ ہوگیا تھا۔ اپنے لئے دعا کے لئے کہتے کہ راضیۃ مرضیہ اٹھایا جاؤں۔

مجھ سے بھی تو کبھی کہہ راضیۃ مرضیہ
روح بے تاب ہے روحوں کو بلانے والے

اور مولا کریم نے بڑے پیار سے راضیۃ مرضیہ کہتے ہوئے اس بے تاب روح کو بلا کر اپنی گود میں چھپالیا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے آمین

خاکسار نے مضمون کے آغاز میں لکھا تھا کہ کلام اور صاحب کلام سے کسی حد تک شناسائی ہوئی۔ پیارے حضور نے مجھے اس کی سند بھی عطا فرمائی تھی۔ دست مبارک سے تحریر شدہ ایک مکتوب سے چند سطریں ملاحظہ ہوں۔

”آپ کے تبصرہ میں بھنورے کا سا رنگ پایا جاتا ہے۔ دور ہی سے دیکھا اور سونگھا نہیں بلکہ بھنورے کی طرح ہر شعر کے دل میں ڈوب کر پردوں میں لپٹی ہوئی روح سے شناسائی کے بعد لب کشائی کی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ میرے دل کی سب باتوں تک آپ اتر گئیں۔ لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ بند کواڑوں والے گھر کو راستہ چلتے ٹھہر کر نہیں دیکھا بلکہ کواڑ کھول کر اندر سے بھی جائزہ لیا ہے۔ ایک اور بات یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ کواڑ کھلوائے نہیں خود کھولے ہیں یعنی آپ کی اپنی چابی ہی سے تالے کھل گئے۔........اس طرح کے سچے اچھے خط آپ بے شک بے جھجک لکھا کریں۔ ایسے خطوں سے چلتے چلتے رکے بغیر ستانے کے سامان ہوجاتے ہیں“

(مکتوب 29-9-90)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب کارکن وکالت دیوان شعبہ مربیان لکھتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری آف امریکہ ماہ مئی میں باتھ روم میں گرنے کی وجہ سے بائیں کندھے میں فریکچر ہوگیا اس طرح آپ کی اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ 14 جون 2003ء کو گر گئیں انہیں چوٹیں آئیں اور ہارٹ اٹیک بھی ہوگیا۔ 33 یوم تک ہسپتال میں رہیں۔ اس دوران بھی دل کے حملے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوبارہ زندگی عطا کی۔ ہر دو کو شفاء کاملہ ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم سید سعادت احمد طاہر صاحب کو مورخہ 25۔ جولائی 2003ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”سیدہ جمیلہ سعادت“ نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم سید الطاف حسین شاہ صاحب مرحوم سابق کارکن فضل عمر ہسپتال کی پوتی اور مکرم سید نثار احمد صاحب مانا والا کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم محمد مجید احمد صاحب)

محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ وغیرہ دختران مکرم محمد مجید احمد صاحب آف دارالنصر غربی الف (حلقہ اقبال) نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 18/6 دارالنصر رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ بمطابق حصص شرعی ان کے تمام ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امۃ الکریم فرحت صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم خالد نسیم احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم شاہد کلیم احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرم طاہر سلیم احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو 9۔ اگست 2003ء بروز ہفتہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدام کا اہم محافظ ساتھیوں سمیت گرفتار امریکی فوج نے سابق عراقی صدر صدام حسین کے اہم محافظ اور تکریت کے سیکیورٹی چیف بریگیڈیئر جنرل داہر زیانا 3 ساتھیوں سمیت تکریت کے ایک مکان سے گرفتار کر لئے ہیں داہر امریکی فوج کو انتہائی مطلوب تھے۔ امریکی فوج کے چھاپوں میں بڑی تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد ہوا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ صدام اسامہ نہیں نہ ہی جنگلوں میں رہنے کے عادی ہیں۔ گرفتاری چند گھنٹوں کی بات ہے۔ عراقی صدر کو پکڑنا مشکل ہو تو گولی ماردی جائے۔

امریکی فوجیوں پر حملہ بغداد میں نامعلوم افراد نے امریکی فوجیوں پر بم سے حملہ کر کے دو کو ہلاک اور تین کو زخمی کر دیا۔ ایک کی حالت نازک ہے۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ بصرہ میں برطانوی فوج نے بڑی تعداد میں اسلحہ و گولہ بارود نذر آتش کر دیا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے کہا ہے کہ امریکی فوج پر سعودی، شامی، اردنی اور پاکستانی حملے کر رہے ہیں۔ امریکی فوج کیلئے عراق میں سب سے بڑا مسئلہ غیر ملکی دہشت گرد اور بعث پارٹی کے ارکان کا اتحاد ہے۔ حزب اللہ سرگرم کردار ادا کر رہی ہے کوئی گوریلا گروپ قیادت کے قابل نہیں۔ خفیہ ہاتھ صورتحال کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

امریکی خفیہ ادارے ناکام 11 ستمبر کے واقعات افغانستان، اسامہ والقاعدہ اور عراق کے حوالے سے امریکی خفیہ اداروں کی ناکامی کے بعد امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے انٹیلی جنس معلومات اکٹھا کرنے کیلئے جواریوں اور سٹہ بازوں کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع سٹاک مارکیٹ کی طرز پر ایک آن لائن سیٹ اپ قائم کر رہا ہے جہاں سرمایہ کار مستقبل میں متوقع قتل و دہشت گردی جیسے واقعات پر شرطیں لگا سکیں گے۔ پینٹاگون کا کہنا ہے کہ سٹہ باز سرمایہ لگانے اور نفع و نقصان کے حوالے سے انتہائی محتاط ہوتے ہیں۔ ان کی پیشگوئی ماہرین سے بہتر ثابت ہوتی ہے۔ ان کی پیشگوئیوں سے خفیہ معلومات مل سکتی ہیں۔ ایک امریکی سینیٹرز نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جواریوں کی پیشگوئیوں سے انٹیلی جنس معلومات حاصل کرنے کا دفاقی آئیڈیا ناقابل یقین حد تک احمقانہ، مضحکہ خیز اور بیہودہ ہے اسے رکوانا چاہئے۔

روسی ہیلی کاپٹر روسی وزارت خارجہ کے مطابق روسی ہیلی کاپٹر جو اقوام متحدہ کے مشن پر کانگو جا رہا تھا جس میں عملے کے 13۔ ارکان سوار تھے اسے زبردستی سوڈان میں اتار لیا گیا۔ اور سوار عملے کو گرفتار کرلیا گیا۔ روس نے دھمکی دی ہے کہ اگر سوڈان نے روسی ہیلی کاپٹر اور فوجی جلد واپس نہ کئے تو سنگین نتائج کیلئے تیار ہو جائے۔ سوڈانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ روسی ہیلی کاپٹر سے وار فور کا نقشہ ملا ہے۔ 8 روسی اور کئی بنگلہ دیشی سوار تھے ہوسکتا ہے سوڈانی باغیوں کو اسلحہ پہنچایا جارہا ہو

ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل نہیں کی چین نے امریکی الزام مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان، ایران، شمالی کوریا اور لیبیا کو ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل نہیں کی۔ اس قسم کے الزامات بے بنیاد اور غیر ذمہ دارانہ ہیں۔ چین ایٹمی عدم پھیلاؤ کا مکمل طور پر حامی ہے اور اس پر سختی سے کاربند ہے۔

لائبیریا میں شدید لڑائی لائبیریا میں حکومت اور باغیوں کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے جس میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ باغیوں نے دوسرے بڑے شہر اور آخری اہم بندرگاہ بوچانن پر قبضہ کرلیا ہے اس طرح ملک کا 60 فیصد حصہ باغیوں کے قبضہ میں آگیا ہے، صدر ٹیلر کی فوج نے شہر کا محاصرہ کرلیا ہے۔ باغیوں نے شہر میں لوٹ مار شروع کر دی ہے۔ ہر طرف افراتفری کا عالم ہے۔

القاعدہ کے حملوں کا خطرہ امریکی حکام نے کہا ہے کہ انہیں القاعدہ کی طرف سے مزید فضائی خودکش حملوں کا خطرہ ہے واشنگٹن پوسٹ کے مطابق القاعدہ کے گرفتار شدہ ارکان سے تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ روپوش ارکان 11 ستمبر جیسے حملوں کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

جنگجوؤں کی حمایت ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ افغانستان میں امن کیلئے امریکہ، روس اور ایران جنگجوؤں کی حمایت بند کر دیں۔ جنگجو افغانستان میں بیرونی امداد کے سہارے ماحول خراب کر رہے ہیں، امریکہ فیصلہ کرے کہ کرزئی کا ساتھ دینا ہے یا جنگجوؤں کا، امریکہ اور اتحادی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں روکنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ قتل وغارت، چوری ڈکیتی، آبروریزی کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔

امریکہ میں جرائم میں اضافہ امریکہ میں جرائم میں تیزی سے ہونے والے اضافہ کے باعث قیدیوں کی تعداد 21 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے جو امریکی تاریخ میں نیا ریکارڈ ہے جبکہ ایک ارب سے زائد آبادی والے ملک چین میں قیدیوں کی تعداد 14 لاکھ ہے

بقیہ صفحہ 1

نرسری میں ہر وقت تجربہ کار مالی موجود ہیں۔ جو کہ مفید مشورے دیتے ہیں۔ اسی طرح گلشن احمد نرسری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں۔ جو کہ گلشن احمد نرسری نہایت ارزاں نرخوں پر فراہم کر رہی ہے۔ حسب ضرورت وہاں سے پودے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو گھریلو باغبانی کے آلات کی ضرورت ہو تو وہ بھی نرسری فراہم کر رہی ہے۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	31۔جولائی	زوال آفتاب	12-14
جمعرات	31۔جولائی	غروب آفتاب	7-08
جمعہ	یکم۔اگست	طلوع فجر	3-49
جمعہ	یکم۔اگست	طلوع آفتاب	5-21

صدر نے مجلس عمل سے مفاہمت کی حمایت کردی

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے مسلم لیگ (ق) کے صدر چوہدری شجاعت حسین کے ہمراہ صدر پاکستان جنرل مشرف سے راولپنڈی میں ان کے کیمپ میں ملاقات کی۔ تین گھنٹہ جاری رہنے والی ملاقات میں وزیراعظم نے مجلس عمل سے مذاکرات کی تفصیلات، وردی کے معاملے پر ان کی تجاویز اور قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔ وزیر اعظم نے مجلس عمل کے ساتھ 27 جولائی کو ہونے والے مذاکرات اور اس میں ہونے والی Understanding کے بارے میں صدر کو بریفنگ دی۔ صدر نے حکومت اور مجلس عمل کے درمیان مذاکرات اور لیگل فریم ورک آرڈر پر ہونے والی مفاہمت کی حمایت کی۔ وزیراعظم نے ایک سال کی مدت دینے پر آمادگی، سیکیورٹی کونسل کو پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے ایک مشاورتی ادارہ بنانے اور آرٹیکل 58 ٹو بی کے تحت اسمبلیاں توڑنے کی بجائے صرف حکومت کو برطرف کرنے کی تجاویز سے بھی آگاہ کردیا۔ جس پر صدر نے کہا کہ وہ اپنے مشیروں سے صلاح مشورہ کے بعد جواب دیں گے۔

مجلس عمل سے اتحاد برقرار رکھنے کی بہت کوشش کی مگر......

اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ آئین میں تبدیلی کیلئے قومی اسمبلی میں دوتہائی اکثریت کی بجائے قانون ساز اسمبلی کے اجلاس کی ضرورت ہے۔ جنرل مشرف کو وردی میں ایک سال مزید دینے کی بات کی گئی ہے جو آئین، سیاست، اخلاق اور جمہوری روایات کے خلاف ہے اور اگر انحراف ہی کرنا ہے تو پھر 2004ء کی بجائے 2014ء کیوں نہیں۔ مجلس عمل کے ساتھ اتحاد برقرار رکھنے کیلئے ہم نے بہت کوشش کی مگر جب سوچ کی یکسانیت نہ رہے تو اتحاد نہیں رہتے۔ ہمیں خوشی ہے انہوں نے اپنی صوبائی حکومتیں بچالی ہیں۔

کچھ لوگ چاہتے ہیں اسمبلیاں نہ چلیں

پنجاب کے وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ مجلس عمل کے ساتھ وفاقی حکومت کے کامیاب مذاکرات سے جمہوریت مضبوط ہوگی۔ اور اس سے قومی مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی انہوں نے کہا ایم ایم اے کے ساتھ ہمارے پہلے بھی مذاکرات ہوتے رہے ہیں لیکن اب خوشی کی بات ہے کہ کئی معاملات میں مثبت پیشرفت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں کا باہر بیٹھ کر مقصد یہی ہے کہ یہاں نہ جمہوریت رہے اور نہ اسمبلیاں، لیکن ان کی خواہشات کے برعکس یہاں جمہوریت کی گاڑی چلتی رہے گی۔

بجلی کی سہولت کا حصول شہریوں کا قانونی حق ہے

لاہور ہائی کورٹ کی جسٹس فخرالنساء کھوکھر نے واپڈا کے خلاف ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کی سٹاف کالونی میں رہائش پذیر اس ادارے کے 288 ملازمین کی رٹ درخواست منظور کرتے ہوئے ان پر لاگو کئے گئے بجلی کے کمرشل ٹیرف کو غیر قانونی، غیر آئینی اور کالعدم قرار دے دیا اور ہدایت کی کہ متذکرہ سٹاف کالونی کے مکینوں سے ڈومیسٹک ٹیرف کی بنیاد پر بجلی کے بل وصول کئے جائیں۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ پانی اور ہوا کی طرح بجلی کی سہولت کا حصول بھی شہریوں کا قانونی حق ہے۔

12 شخصیات مذہبی دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ پر

ملک کے 12 ممتاز مذہبی رہنما اور بیوروکریٹ اس وقت مذہبی دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ پر ہیں جو اپنے منصوبے پر عملدرآمد کیلئے سرگرم ہو چکے ہیں۔ وزارت داخلہ نے اس سلسلے میں ایک پیغام تمام متعلقہ صوبائی اور وفاقی اداروں کو ارسال کیا ہے جس میں ان شخصیات کی سیکیورٹی کیلئے کہا گیا ہے۔ اس لسٹ میں شیعہ سیاستدان، ارکان اسمبلی، سرکاری افسر، مذہبی سکالر سماجی کارکن اور دیگر شعبوں کی نمائندہ شخصیات شامل ہیں۔

سول کورٹ لاہور سے 87 مقدمات کی فائلیں چوری

سول کورٹ لاہور سے چور آدھی رات کے وقت عدالت کے باہر پولیس موجود ہونے کے باوجود تالے توڑ کر 87 اہم مقدمات کی فائلیں اور مثلیں لے گئے ایڈیشنل جج عابد حسین کی عدالت کی کھڑکیوں اور روشندان کے شیشے توڑ کر چور اندر داخل ہوئے تھے۔ اس واقعہ کا علم اگلی صبح جج اور عملے کے آنے پر ہوا۔

سندھ اور بلوچستان میں مزید بارشیں

سندھ اور بلوچستان میں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس سے متعدد ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ بارش سے متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ وزیراعلیٰ سندھ کی طرف سے متاثرہ خاندانوں کے لئے ایک لاکھ روپے امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ کراچی میں تعلیمی ادارے یکم اگست کی بجائے 7۔اگست کو کھلیں گے۔ بارش کی وجہ سے 25 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا ہے۔ متعدد مکانات منہدم ہوگئے اور پروازوں میں بھی بہت تاخیر ہو رہی ہے۔